Dr. Md. Monauwar Alam
Depart of Urdu
R. N. College, Pandaul
21/4/2020

URDU

DI (H) - Paper I

Topic:- Sehrul beyan me Badremonir ka kirdar

مثنوی "سحرالبیان" میں بدر منیر کا کردار

بدر منیر:- مثنوی سحرالبیان میں شہزادہ بے نظیر اور شہزادی بدر منیر کے عشق کی داستان بیان ہوئی ہے۔ داستان میں بادشاہ کے کافی عرصے کے بعد ایک اولاد ہوتی ہے۔ نجومیوں کے مطابق اسے بارہ سال تک کھلی چھت پر جانے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔ شہزادہ بے نظیر ایک روز ماہ رخ نام کی پری پر عاشق ہو جاتا ہے اور شہزادہ کل کے گھوڑے پر سوار ہو کر شہزادی بدر منیر کے باغ میں جاتا ہے اور پھر شہزادہ بے نظیر اور شہزادی بدر منیر ایک دوسرے پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اس بات کی خبر دیو کے ذریعہ پری کو لگ جاتی ہے اور وہ اسے کنوئیں میں قید کر دیتی ہے۔ پھر وزیرزادی نجم النساء اسے قید سے آزاد کراتی ہے اور بے نظیر اور بدر منیر کی شادی ہو جاتی ہے۔

شہزادی بدر منیر حسن صورت میں لاجواب تو ہو سکتی ہے۔ شاید اسے چاند کا ٹکڑا کہنا بجا ہو مگر اعلیٰ اوصاف سے محروم ہے۔ ماں باپ کی نگاہوں سے دور، ان سے چھپ چھپ کر وہ باغ میں عشق لڑاتی ہے اور دوسروں کی صلاح کی محتاج نظر آتی ہے۔ البتہ جب اس کے رشک و رقابت کے جذبات ابھرتے ہیں تو وہ ایک جاندار عورت کے روپ میں ابھرتی ہے۔ جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ایک پری سے راہ و رسم بڑھا رہا ہے تو جل کر شہزادے سے کہتی ہے:

سرو تم پری پر وہ تم پر مرے ۔۔۔ بس اب تم ذرا مجھ سے بیٹھو پرے

بدر منیر مثنوی "سحرالبیان" کی ہیروئن ہے۔ یہ ملک مسعود شاہ کی بیٹی ہے۔ اس کا کردار بہت حد تک بے نظیر سے ملتا جلتا ہے کیونکہ دونوں کا تعلق ایک ہی طبقہ سے ہے۔ بدر منیر حسن میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ میر حسن نے اس کی تعریف میں کئی ورق سیاہ کئے ہیں۔ ایک شعر میں اپنی بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہتے ہیں:

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام ۔۔۔ قیامت کرے جس کو جھک کر سلام

بدر منیر کو علم و ادب سے بھی خاصی دلچسپی ہے۔ لہٰذا جب بے نظیر اس سے ملاقات کرتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ظہوری، نظیری، سودا اور میر حسن جیسے شعراء کا کلام بھی وہاں موجود ہے

Scanned with CamScanner

بے نظیر کی طرح بدر منیر کا کردار بھی میر حسن کے عہد کے انحطاط پذیر جاگیردارانہ تہذیب کی ایک علامت ہے۔ جس میں اخلاقی قدریں پامال ہوتی جارہی تھی۔ عیاشی اور عیش پرستی نے پورے سماج کو مجہول اور غیر فعال بنا دیا تھا۔ بدر منیر بھی ایک با حیا اور پاک دامن شہزادی ہونے کے بجائے بے باکی اور جنس زدگی کا شکار ہے۔ وہ والدین سے دور کنیزوں اور سہیلیوں کے ساتھ محل میں آزادانہ طور سے رہتی ہے۔ جہاں عیش و نشاط کی تمام چیزیں مہیا ہیں۔

بدر منیر جب بے نظیر سے دوبارہ ملنے کی تیاری کرتی ہے تو اس بات کا خیال کئے بغیر کہ وہ ایک اجنبی مرد سے ملنے جارہی ہے۔ ایسا لباس زیب تن کرتی ہے جس سے اس کے جسم کا ایک ایک بال نمایاں ہو رہا تھا۔ ؎

وہ بادلہ کی کرتی مثال ہوا   عیاں ہو بہ ہو جس میں تن کی صفا

یہ بات اس کی بے حیائی اور بے شرمی کا پتہ دیتی ہے اور جب وہ شہزادے سے ملتی ہے تو بہت ہی جلد بے باک ہو کر اس سے ہم آغوش ہو جاتی ہے اور اسی پہ بس نہیں کرتی بلکہ شہزادے سے باہم محبت کرتے ہوئے بھی ذرا پس و پیش نہیں کرتی۔ ؎

اٹھا پی کے جام شراب امید   کوئی سرخرو اور کوئی رو سپید

شہزادی کی یہ بے باکی، بے حیائی اور جنس زدگی اس کے کردار کو بہت ہی سطحی اور سستا بنا دیتی ہیں۔ بدر منیر میں عام عورتوں کی طرح جلن و حسد کا مادہ بھی موجود ہے۔

بدر منیر کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ خود غرض نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی سہیلی نجم النساء بے نظیر کی تلاش میں نکلنا چاہتی ہے تو وہ اس کے مصائب کا خیال کرتے اسے روکتی ہے اور اپنے اپنی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنسانا پسند نہیں کرتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں کچھ حد تک انسانی اور اخلاقی قدریں بھی موجود ہیں لیکن اس کی حیثیت راکھ کے ڈھیر میں چنگاری کی سی ہے۔

مختصر یہ کہ بدر منیر کے کردار کو میر حسن نے نفسیاتی طور پر نہایت کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ وہ شہزادی ہے لیکن مغرور و متکبر نام کو نہیں۔ کنیزوں اور سہیلیوں کی ہمدرد ہے۔ اسی وجہ سے سب اس کے ہمدرد ہیں۔

Scanned with CamScanner